

خلافت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایده اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَبَدُوا الصِّلَاةَ لَيُسْتَحْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ حُكْمِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشَكُّونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ (النور: 56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ خلافت کی اہمیت و برکات اور ضرورت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سامعین! قوموں کی ترقی، اُن کی خوشحالی اور اُن کے خوف سے نجات اور امن میں آنے کا راز ایک قیادت کے گرد جمع ہو کر، باہمی اتفاق و اتحاد کے ساتھ آگے بڑھنے کا نام ہے۔ دنیا کے تمام نظاموں میں خلافت ہی وہ واحد نظام ہے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ پس جو نظام اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منتشر سے قائم ہوا ہے اُسی کے ذریعہ انسانی زندگی کے تمام معاملات کو بخوبی اور احسن رنگ میں چلایا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو انسان خدا تعالیٰ کے قائم کردہ آسمانی نظام کے ساتے تلے آ جاتا ہے وہ اپنی دنیا و آخرت سنوار لیتا ہے۔

یہ سلسلہ خلافت ہمیشہ کے لیے ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت کو ہمیشہ کے لئے قرار دیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے... حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی مِنْهَا چ النبُوَّةَ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایزار ساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا اس کے بعد پھر خلافت علی مِنْهَا چ النبُوَّةَ قائم ہو گی اور یہ فرمाकر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ (مشکوٰۃ۔ باب الانذار والتحذیر) نیز فرمایا: ”اوہ یہ جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔ پس یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا، یہ داعی ہے اور یہ الہی تقدیر ہے اور الہی تقدیر کو بدلتے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔ یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب ان شاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہ مطلب لیجاۓ کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھا اور یہ داعی ہی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بتاؤں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ربیعہ 1427ھ / 2005ء)

خلافت کا یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا چلا جائے گا

خلافت کے ہمیشہ قائم رہنے کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سیدنا آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رہے کہ اگرچہ قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی آیتیں ایسی ہیں جو اس امت میں خلافتِ داعیٰ کی بشارت دیتی ہیں اور احادیث بھی اس بارے میں بہت سی بھرپڑی ہیں لیکن بالفعل اس قدر لکھنا ان لوگوں کیلئے کافی ہے جو حقائق ثابت شدہ کو دولتِ عظیٰ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور اسلام کی نسبت اس سے بڑھ کر اور کوئی بد اندیشی نہیں کہ اس کو مردہ مذہب خیال کیا جائے اور اس کی برکات کو صرف قرآن اول تک محدود رکھا جاوے۔ پس اس کے بعد کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ ہم ان بحثوں میں پڑیں کہ خلافت کب تک رہنی ہے اور کب ملوکیت میں بدل جانی ہے؟ انشاء اللہ تعالیٰ نیک اعمال کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور خلافت کا سلسلہ ہمیشہ چلتا چلا جائے گا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی بد اندیشی نہیں کہ اسلام کو مردہ مذہب خیال کیا جاوے اور برکات کو صرف قرآن اول تک محدود رکھا جاوے۔ شروع سالوں تک جو اسلام کے ابتدائی سال تھے ان تک محدود رکھا جائے اسی طرح یہ بھی بد اندیشی ہے کہ یہ کہا جائے کہ پہلی چار خلافتوں کے مقابل پر چار خلافتیں آگئیں اور بس! اللہ تعالیٰ میں صرف اتنی قدرت تھی کہ پہلی خلافتِ راشدہ کے عرصہ کو تقریباً تین گناہ کر کے خلافت کے انعام سے نوازے اور اس کے بعد اس کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ اُولَٰئِكَ الْمُرْسَلُونَ۔ اور جیسا کہ میں حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے دکھا آیا ہوں کہ اگر کسی کی ایسی سوچ ہے تو غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ ہاں تم میں سے ہر ایک اپنے عملوں کی فکر کر۔“

(خطبہ جمعہ فرموعدہ 27 ربیعہ 1427ھ، مئی 2005ء)

سامعین! ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرموعدہ 27 ربیعہ 1427ھ، مئی 2005ء میں بیان فرمایا:

”آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمد یہ کی تاریخِ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل لوگوں کی، آپؑ کی وفات کے بعد، خوف کی حالت کو امن میں بدل اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعتِ احمد یہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے اور آپؑ وہی خلیفۃ اللہ تھے جس نے چودھویں صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہوئی شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا اور آپؑ کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوگوئیوں کے مطابق آپؑ کا سلسلہ خلافتِ تاقیامت جاری رہنا تھا۔“

(خطبات مسرور، جلد 3 صفحہ 307-308)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”یاد رہے کہ اگرچہ قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی آیتیں ایسی ہیں کہ جو اس امت میں خلافتِ داعیٰ کی بشارت دیتی ہیں اور احادیث بھی اس بارے میں بہت سی بھرپڑی ہیں۔ لیکن بالفعل اس قدر لکھنا ان لوگوں کے لئے کافی ہے جو حقائق ثابت شدہ کو دولتِ عظیٰ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور اسلام کی نسبت اس سے بڑھ کر اور کوئی بد اندیشی نہیں کہ اس کو مردہ مذہب خیال کیا جائے اور اس کی برکات کو صرف قرون اول تک محدود رکھا جاوے۔“ (شہادۃ القرآن، روحانی خزانہ، جلد 4 صفحہ 355)۔ پس اس کے بعد کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ ہم ان بحثوں میں پڑیں کہ خلافت کب تک رہنی ہے اور کب ملوکیت میں بدل جانی ہے۔ ان شاء اللہ نیک اعمال کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور خلافت کا سلسلہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی بد اندیشی نہیں کہ اسلام کو مردہ مذہب خیال کیا جاوے اور برکات کو صرف قرآن اول تک محدود رکھا جائے۔ شروع سالوں تک جو اسلام کے ابتدائی سال تھے ان تک محدود رکھا جاوے۔ اسی طرح یہ بھی بد اندیشی ہے کہ یہ کہا جائے کہ پہلی چار خلافتوں کے مقابل پر چار خلافتیں آگئیں اور بس! اللہ تعالیٰ میں صرف اتنی قدرت تھی کہ پہلی خلافتِ راشدہ کو تقریباً تین گناہ کر کے خلافت کے انعام سے نوازے اور اس کے بعد اس کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ اُولَٰئِكَ الْمُرْسَلُونَ۔ اور جیسا کہ میں حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے دکھا آیا ہوں کہ اگر کسی کی ایسی سوچ ہے تو غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ ہاں تم میں سے ہر ایک اپنے عملوں کی فکر کر۔“

(خطبات مسرور، جلد 3 صفحہ 318-323)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسکن امیر المؤمنین نبیر بن عاصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2012ء میں بیان فرمایا:

”جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ مسیح موعود کے بعد اُنیٰ خلافت کا سلسلہ بھی قائم رہنا ہے تو ہمیں اس سے فیض اٹھانے کے لئے خیر القرون کے زمانے کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کرتے چلے جانا چاہئے۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں وہ روح پھوٹکنی ہو گی اور پھوٹکنے رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اگر یہ نہیں ہو گا پھر ہم اُس عمدہ زمانے کی خواہش رکھنے والے نہیں ہوں گے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے، بلکہ انہیں دوسری بھر ڈوبتے چلے جائیں گے۔ پس اس کے لئے کوشش کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے۔“

(خطبات مسرور، جلد 10 صفحہ 399)

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اپنے رحم کو جوش میں لاتا ہے

ہمارے پیارے آقا نے خلافت کے حوالہ سے فرمایا:

”ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف ادوار میں آنے والے مسلمان سربراہان حکومت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے۔ یہ بتاتے رہے کہ ان کا مقام خلیفہ کا مقام ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفاء راشدین کا مقام دیتی ہے۔ انہی کا دور خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔ یعنی وہ دور جو بدایت یافتہ اور بدایت پھیلانے والا دور تھا جو اپنے نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چلاتے دیکھا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اس نظام کو چلایا۔ خاندانی بادشاہت نہیں رہی بلکہ مومنین کی جماعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء نہیں پہنانی۔ لیکن ان کے علاوہ باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے ہی پورا ہوتا تھا کہ اس دنیا دری اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کو دیکھ کر وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تاقیامت قائم رہنے والی شریعت کے ساتھ بھیجا تھا اس کا رحم جوش مارتا اور خلافت علی منہاج نبوت کو دنیا میں دوبارہ قائم فرماتا۔ اور ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق اپنے رحم کو جوش دلایا۔

اس کا رحم جوش میں آیا اور ہمارے آقا مولیٰ کی بات کو پورا فرماتے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علی منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں امتیتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علی منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ جمعہ کی آیت و آخرین مِنْهُمْ لَنَا يَلْحَقُوا بِهِمْ (الجمعۃ: 4) کی وضاحت میں جن بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس بیان کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریا سے زمین پر لے کر آئے گا۔ (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمہ باب قوله وآخرین مِنْهُمْ 4897) ہمیں اس کے مانے والوں میں شامل فرمایا۔“

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 329 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء)

خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے
فرمایا۔

”پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفین دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لئے اُس نے ایمان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مضمون ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سست ہے کہ وہ دو قدر تیں دکھلاتا ہے اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک

اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا یمان کا حصہ ہے۔“
(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 329-332 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء)

سامعین! خلافت کے بغیر ہماری بقا نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا توٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کیے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے اس لیے اس حکم کو ہمیشہ یار رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چھٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔“
(خطبات مسرور جلد 1۔ صفحہ 256-257 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22 اگست 2003ء)

قدرتِ ثانیہ ایک بڑا انعام ہے

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں فرمایا:

”قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو وہ محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔“

(الفصل انٹر نیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 1)

خلافت کے ساتھ محبت کا جذبہ

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں فرمایا:

”پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو داگی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بال مقابل دوسرے تمام رشتے کم تر نظر آئیں۔ امام سے واپسی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لیے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لیے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: ”جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کئی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہواں طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔“ پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس جبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے واپسی میں ہی پہنچا ہے۔“

(الفصل انٹر نیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ 1)

خلافت کی نعمت جماعت کی جان ہے

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماہنامہ خالد کے ’سیدنا طاہر نمبر‘ کے لیے اپنے پیغام میں فرمایا:

”یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لیے اگر زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چھٹ جائیں، پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے واپسی میں ہی مضر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطیع نظر ہو جائے۔“

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء۔ صفحہ 4)

خلافت کے لیے دعائیں کریں

ایک خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے کہ... خلافت کے لیے دعائیں کریں تاکہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں... اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر ایمان و اخلاص میں ترقی کریں... اب احمدیت کا علمبردار وہی ہے جو نیک اعمال کرنے والا ہے اور خلافت سے چھوٹا رہنے والا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمو ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء)

سامعین! خلافت کی اطاعت ہم پر فرض ہے۔

اس حوالہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لئے یک رنگی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس زمانے کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ مسح موعودؑ کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ علیٰ منہاج النبوة ہونی ہے اور وہ داعی خلافت ہے اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ داعی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا“

(خطبہ جمعہ فرمو ۹ جون ۲۰۰۶ء)

ایک اور خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

”اگر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو محبت، پیار اور نظام جماعت کا احترام اور اطاعت اور خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمو ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”نظام خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے، اس نظام سے فائدہ اٹھانے کے لئے جس کے داعی رہنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی تقویٰ پر چلتا بھی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کو رکھا ہے۔ ایمان کی مضبوطی تجھی ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں ہو۔ اعمال صالحہ کی بجا آوری کی طرف توجہ تجھی ہو گی جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کا جواہ پنی گردن میں ڈالنے کی ہماری کوشش ہو گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمو ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء)

سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں : جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے۔۔۔ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو۔ اور اس کے حل کے لیے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم نصور میں، میں نہ پہنچا ہوں اور ان کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔“

(روزنامہ الفضل یکم اگست 2014ء)

فرمایا:

”ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہجاً نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ جمعہ کی آیت و آخرین مسٹح ملماً بحقوقہ اکھم (الجمعۃ: ۴) کی وضاحت میں جن بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس پیارے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریا سے زمین پر لے کر آئے گا (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب قوله وآخرین مِنْهُمْ 4897) ہمیں اس کے مانے والوں میں شامل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسح و مہدی کو اپنا سلام پہنچانے کے لئے کہا تھا

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 182 مسند ابی هریرہ حدیث: 7957) ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ یہ فرض ادا کرنے والوں میں شامل ہوں اور پھر جماعت

احمد یہ مبائیں پر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے بعد جاری سلسلہ خلافت کی بیعت میں بھی شامل فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے مانے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کر سکیں گے۔ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ایمان کو ثڑیا سے زمین پر لانا تھا اور اپنے مانے والوں کے دلوں کو اس سے بھرنا تھا اور ہر احمدی یقیناً اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے دکھایا۔ لیکن اس ایمان کا قائم کرنا صرف آپ کی زندگی تک محدود نہیں تھا یا چند دن یا ہوں تک محدود نہیں تھا بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علی منہاج بوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی تو پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تاقیمت زمین پر اپنی شان و شوکت سے قائم رہنا ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان مانے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء)

سامعین! خلافت سے والبُغْتَی میں ہی ہماری ترقی ہے

آپ ایہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنے کے تعمیری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا بھی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس جمل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے والبُغْتَی میں پہنچا ہے۔“

(الفضل انظر نیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ اول)

خلیفہ وقت اور افراد جماعت کے درمیان اخلاق و وفا کا تعلق

”اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق آپ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفہ وقت اور افراد جماعت کے درمیان اخلاق و وفا اور ارادت و مودت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ کوئی انسان یا انسانی کوشش اس تعلق کو نہ پیدا کر سکتی ہے نہ قائم رکھ سکتی ہے اور جماعت کی اکائی اور وحدت اور ترقی کی صفائحہ تکمیل ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت اور سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے کی دلیل ہے۔ خلافت کے ساتھ افراد جماعت کا جو تعلق ہے جس میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی، نوجوان بھی اور بچے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی، دور راز ہنئے والے احمدی بھی جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں ہے سب شامل ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں اخلاق و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خلیفہ وقت کا پیغام پہنچ تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محبت اور تعلق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی فعلی شہادت ہیں اور جماعت کی ترقی بھی اس تعلق سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفہ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا ثبوت ہے اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افراد جماعت اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2020ء)

کیا یہ خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں

”کیا یہ خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو پھر خلافت کے انعام سے بھی فیض پانے والا بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے فیض سے فیض پانے والے وہی بتائے ہیں جو عمل صالح کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، توحید کو قائم رکھنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے کھلاتے ہیں۔ پس ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ خلافت میں کبھی دنیاوی مقاصد ہو سکتے ہیں یا خلافت کا مقصد بھی دنیاوی مقاصد کی طرح ہے یاد نیاداروں کی طرح ہے۔ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے والوں کا روحاںیت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ تو تمام دنیاوی ساز و سامان کے ساتھ بھی بسا اوقات کامیاب نہیں ہوتے۔ ان کے دنیاوی مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ کامیاب تو وہی ہے ناں جو آخری فتح مل جائے۔ وہ ان کو

حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کا مقصد دنیاوی ہار جیت نہیں ہے بلکہ کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور تقویٰ میں بڑھنا ہوتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء)

اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں

”یاد رکھیں وہ سچ وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس بیماری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نواز تارہا ہے اور ان شاء اللہ نواز تارہا ہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکرنہ کا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا باب بیکا نہیں کر سکتا۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی نعمتوں سے بھر پور طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ ہمارے گھروں کو ان برکات سے بھر دے۔ ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک اس فیض سے حصہ پاتی چلی جائیں۔ آمین یا رب العالمین

خلافت	نبوت	کی	قام	مقام
خدا کے ہے	ہاتھوں میں	اس کی	زمام	خدا
نبی کا ہے	پرتو یہ	نور	تمام	نبی
خدا ان سے ہوتا ہے	اب	ہمکلام		خدا
کرو سب خلافت کا پیغام	عام			کرو
خلافت مبارک	نظام			نظام

(کمپوزیٹ: مسز عائشہ چودھری - جرمنی)

